سوال

(889) نحوست انسان بالخصوص عورات ازروئے شرع شریف ثابت ہے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں، علمائے دین سوالات مندرجہ ذیل میں :

(1) نحوست انسان بالخصوص عورات ازروئے شرع شریف ثابت ہے یا نہیں مثلاً کسی عورت کے کسی حصہ بدن پر بالخصوص پشت پر بال و بھوزی ہو جس کو عوام جہلا بتقلید مذہب ہنود ساپن کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کو باعث ہلاکت زوج اعتقاد کرتے ہیں ،ثابت ہے یا نہیں ؟

(2) بصورت اخیر ایسا اعتقاد کرنا داخل شرک ہے ، یا معصیت کبیرہ یا صغیرہ ۔

(3) اگر شرک ہے تو کیا اس قسم کے شرک میں داخل ہے ، جس کے معتقد کا نکاح باطل ہوجاتا ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شوم ونحوست کے بارے میں حدیثیں مختلف آئی ہیں ۔ ان احادیث مختلفہ کی تطبیق و توفیق کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہلوی ترجمہ مشکوۃ میں لکھتے ہیں :

’’بدانکہ احادیث واردہ درباب طیرہ مختلف آمدہ از بعضے نفی تاثیر طیرہ و نہی از اعتقاد واعتبار آن مطلق مفہوم گرود واین بسیار است واز بعضے ثبوت آن در مرأة ودابہ و دار بصیغہ جزم چنانکہ در حدیث بخاری و مسلم آمدہ انما الشوم فی ثلاث الفرس والمرأة والدار ودر روایتے درربع و خادم و فرس یا بلفظ شرط چنانکہ دریں حدیث (یعنی حدیث ابی داوٗدان رسول اللہ ﷺ قال لاھامة ولا عدوی ولاطیرة وان تکن الطیرة فی شئی نفی الدار والفرس والمرأة) وما نند آن آمدہ واز بعضے انکار ثبوت شوم واین امور مثل سائر امور چنانکہ در حدیث ابن ابی ملیکہ از ابن عباس آمدہ ودر بعضے احادیث آمدہ کہ اعتقاد شوم دریں امور در اہل جاہلیت بود چنانکہ در حدیث عائشہؓ امدہ وجہ تطبیق آنکہ تاثیر بالذات منفی است واعتقاد آن از امور جاہلیت است ، و مؤثر در کل اشیاء اللہ تعالیٰ است وہمہ بخلق وتقدیر اوست واثبات آن دریں اشیاء بجریان عادة اللہ است کہ پیدا کردہ داینہا را اسباب عادیہ ساختہ وحکمت و تخصیص آن اشیاء بخصائص و احوال موکول ومفوض بعلم شارع است پس نفی راجع تبا شیر داتی اسف واثبات بہ سبب عادی چنانکہ درعدوی وجدام وما نند آن گفتہ اند بعضے گفتہ اند کہ مراد آن است کہ تطیر در ہیچ چیز نیست واگر فرض کردہ شود ثبوت دے دریں اشیاء مظنہ ومحل آن است دجائے ان دارد کہ دریںہا ثابت باشد بر طریقہ قول آنحضرت ﷺ لوکان شئی سابق القدر لسبقتہ العین چنانکہ گذشت وبریں طریق است کلام قاضی کہ گفتہ بعقب قول وے لاطیرة تاایں شرط دلالت دارد کہ شوم وتطیر منفی است از آنہا یعنی اگر شوم را جودے وثبوتے می بودے دریں اشیاء می بود کہ قابل تراند آن را ولیکن وجود وثبوت نیست دریںہا پس اصلاً وجود ندارد ، انتہی و بعضے گویند کہ شوم درزن ناسازگاری اوست وآنکہ زائندہ نباشد واطاعت زوج نکند یا مکروہ و مستقبح باشد ، نزد

دے، وودرسرا دخانہ تنگی جاویدی ہمسایہ و ناخوشی ہواست ، وودراسپ حروتی وگرانی بہاونا موافق عزض و مصلحت و مثل ایں دور خادم نیز ویا شوم محمول برکراہت و ناخوشی است بحسب شرع یا طبع پس نفی شوم وتطیر بر عموم و حقیقت محمول باشد، انتہی کلام الشیخ۔ امام نووی شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں۔

واختلف العلماء فی ھذا الحدیث رای حدیث الشوم فی الدار والمرآۃ والفرس فقال مالک وطائفۃ ھو علی ظاھرہ وان الدار قد یجعل اللہ تعالیٰ سکناھا سببا للضرر اوالھلاک وکذا اتخاذ المرأۃ المعینۃ اوالفرس اوالخادم قد یحصل الھلاک عندہ بقضاء اللہ تعالیٰ ومعناہ قد یحصل الشوم فی ھذہ والثلاثۃ کما صرح بہ فی روایۃ ان یکن الشوم فی شئ الخ۔

حاصل وخلاصہ ان دونوں عبارتوں کا یہ ہے کہ بہت سی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی چیز میں شوم ونحوست نہیں ہے نہ کسی مرد میں اور نہ کسی عورت میں اور نہ کسی اور چیز میں اور بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت اور گھر اور گھوڑا ان تین چیزوں میں شوم و نحوست ہے امام مالک اور ایک جماعت کا قول انہیں بعض احادیث کے موافق ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی قضا سے یہ تینوں چیزیں باعث ضرر یا ہلاکت کا ہوتی ہیں یعنی یہ تینوں چیزیں بذاتہ موثر نہیں ہیں بلکہ موثر بالذات اللہ تعالیٰ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ گاہے ان چیزوں کو ضرر یا ہلاکت کا سبب بنا دیتا ہے اور یہ لوگ ان احادیث کثیرہ کو جن سے مطلقاً شوم و نحوست ثابت ہوتی ہے، نفی تاثیر بالذات پر محمول کرتے ہیں اور ان لوگوں کے سوا باقی تمام اہل علم کا قول احادیث کثیرہ کے مطابق ہے، یعنی ان کا یہ قول ہے کہ کسی چیز میں شوم و نحوست نہیں ہے، نہ عورت میں اور نہ گھروں میں اور نہ گھوڑے میں اور نہ کسی اور چیز میں، اور یہ لوگ بعض احادیث کو ظاہر پر محمول نہیں کرتے، بلکہ ان کی تاویل کرتے ہیں، جب یہ سب باتیں معلوم کر چکے تو اب سوالات مذکورہ کا جواب لکھا جاتا ہے۔

جواب سوال اوّل و دوم و سوم۔ شرع شریف سے کسی شے میں نحوست اس معنی سے ثابت نہیں ہے کہ وہ بذاتہ ضرر پہنچانے والی یا ہلاک کرنے والی ہو نہ کسی مرد میں ثابت ہے اور نہ کسی عورت میں اور نہ کسی اور شے میں پس کسی عورت میں کوئی خاص علامت مثلاً پشت پر بال و بھونری دیکھ کر اس کو اس معنی سے منحوس سمجھنا اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کو باعث ہلاکت زوج اعتقاد کرنا جیسا کہ ہنود و کفار اعتقاد کرتے ہیں اور ان کی تقلید سے عوام وجہلا مسلمان بھی اعتقاد کرتے ہیں بلاشبہ داخل شرک ہے، ہاں امام مالک وغیرہ نے عورت اور گھر اور گھوڑے میں جس معنی سے نحوست و شوم ثابت کیا ہے اس معنی سے ان تینوں چیزوں میں نحوست سمجھنا داخل شرک نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب، کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری عفی اللہ عنہ۔ سید محمد نذیر حسین

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02